

## 26847- حکم زنا کے بارہ میں کتاب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ پر مشتمل ہے

### سوال

میں نے ایک کتاب جس کا نام ”اخلاف“ ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول (حدیث) کے بارہ میں پڑھا جس میں تھا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پوچھنے لگا:

میں جہاں کام کرتا ہوں وہاں پر ایک عورت مجھے اچھی لگتی ہے اور میں اس سے محبت بھی کرتا ہوں تو کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں اس سے جنسی تعلقات قائم کر لوں؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا: جی ہاں۔

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کتاب میں جس طرح کا جواب لکھا ہے وہ غلط ہے، لیکن میں پھر بھی تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔

### پسندیدہ جواب

#### اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ ”اخلاف“ کے نام سے کوئی غیر معروف سی کتاب ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ کتاب رافضی شیعہ کی لکھی ہوئی ہو، کیونکہ اس نام سے ان کی ایک کتاب ہے جس میں ان کے خیال کے مطابق مذاہب اسلامیہ کے اختلافی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔

اور رافضی شیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جھوٹ باندھتے وقت کوئی ڈرتے وغیرہ نہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب سے زیادہ جھوٹے اور سب سے زیادہ عمد شکن کے وصف سے نوازا ہے۔ دیکھیں مجموع الفتاویٰ (484/28)۔

اور منہاج السنہ میں شیخ الاسلام ان کے بارہ میں کچھ اس طرح کہتے ہیں:

روایات نقل کرنے میں سب سے جھوٹی قوم ہیں اور عقائد میں بھی سب سے جاہل ترین قوم ہے منقول میں سے اس کی بھی تصدیق کرتے ہیں جس کے بارہ میں علماء کرام یقینی علم رکھتے ہیں کہ وہ سب کچھ باطل ہے، لیکن نسل در نسل کی جانے والی متواتر اور معلوم روایات کی تکذیب کرتے ہیں، نہ تو وہ رواۃ الحدیث اور انبار علم نقل کرنے والوں کے درمیان تمیز کر سکتے ہیں کہ کذب بیانی یا غلط اور جہالت تو نہیں۔

اور نہ ہی وہ یہ جانتے ہیں حافظ وضابطہ اور عادل آمار کے ساتھ علم میں کون معروف ہے  
- اھ دیکھیں منہاج السنۃ (8/1)

اور ایک دوسری جگہ پر کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

اہل قبلہ میں آپ رافضی شیعہ سے زیادہ جاہل گروہ نہیں پائیں گے۔۔ وہ بلاشک سب  
سے زیادہ جھوٹے ہیں۔۔ اور گروہوں میں سب سے زیادہ نفاق رکھنے والے ہیں۔۔ اھ  
دیکھیں منہاج السنۃ (87/2)۔

دوم : اس حدیث کے بارہ میں بلاشک ہر ایک عقل مند یہی کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دین میں زنا کی حرمت  
معلوم ہونے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم مباح کر دیں بلکہ نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تو زنا کے مقدمات و اسباب اور وسائل بھی حرام قرار دیے ہیں مثلاً اجنبی عورت کے  
ساتھ مرد کی خلوت اور اس سے مصافحہ کرنا، اور مرد و عورت کے درمیان فریفتگی اور اختلاط  
، اور عورت کا بات چیت میں نرم رویہ اختیار کرنا۔۔ الخ۔

اور اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{اور زنا کے قریب بھی نہ پھینکو بلاشبہ وہ فحش کام اور بہت برا راستہ ہے}۔ الاسراء  
(32)۔

تو آپ ذرا غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح زنا کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا  
ہے جو کہ مجرد فعل سے بھی زیادہ بلینج ہے اس لیے کہ اس میں (یعنی قریب جانے سے روکنے  
میں) زنا کے سب مقدمات و اسباب و دواعی شامل ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں تفسیر السعدی ص (742)۔

آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان پر غور و فکر کریں :

{اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص  
کو جسے اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے، اور نہ  
ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک و صالح اعمال کریں {الفرقان (68-69)}۔

اس فحش اور مغبوض کام کو شرک اور قتل نفس کے ساتھ ملایا اور ذکر کیا گیا ہے، اس لیے کہ اس میں فضیلت کو قتل اور ذلت و غلط کام کا انتشار پایا جاتا ہے اور اسی طرح اس میں بتک عزت و شرف، اور نسب کا ضیاع اور دوسرے مفاسد و امراض بھی پائے جاتے ہیں جس سے معاشرے اور قومیں تباہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2475) صحیح مسلم حدیث نمبر (57)۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لمبی حدیث میں عذاب قبر کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ہم آگے چلے اور ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نچلا حصہ کھلا اور وسیع تھا، اور اس میں شور و غوغا اور مختلف قسم کی آوازیں تھیں ہم نے اس میں جھانکا تو دیکھا کہ اس میں مرد و عورتیں لباس کے بغیر تھے اور ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا جب وہ شعلہ آتا تو وہ شور و غوغا کرنے لگتے، یعنی ان کی آوازیں بلند ہو جاتیں

اور اس شعلے کی بنا پر وہ اوپر کی جانب اٹھ جاتے قریب تھا کہ وہ اس سے باہر ہی نکل جائیں، اور جب وہ شعلہ مانت پڑ جاتا تو وہ پھر نیچے چلے جاتے، میں نے ان دونوں فرشتوں سے سوال کیا یہ لوگ کون ہیں؟۔۔۔۔

وہ دونوں کہنے لگے: وہ بے لباس مرد و عورتیں جو کہ تنور جیسی عمارت میں تھیں وہ زانی مرد و عورتیں تھیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (7047)۔

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا:

اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زنا کی اجازت دے دیں، تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے کہا کہ اسے چھوڑ دو یہ بات نہ کرو، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا میرے قریب آ جاؤ تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گیا

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم اسے اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نواجوان کہنے لگا : اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی والدہ کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نواجوان کہنے لگا : اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم یہ کام اپنی بہن کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نواجوان کہنے لگا : اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم اسے اپنی چھوچی کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نواجوان کہنے لگا : اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی چھوچیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے : کیا تم اسے اپنی خالہ کے لیے پسند کرتے ہو؟ وہ نواجوان کہنے لگا : اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمانے لگے اور لوگ بھی اپنی خالوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس نواجوان پر رکھا اور فرمایا : اے اللہ اس کے گناہ معاف کر دے اور اس کے دل کو پاک صاف کر دے، اور اس کی

شرمگاہ کی حفاظت فرما، تو اس کے بعد اس نوجوان نے چیز کی جانب پلٹ کر بھی نہیں دیکھا

-

حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الاحیاء کی احادیث تخریج کرتے ہوئے اس حدیث کے بارہ میں کہا ہے کہ اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال میں سے ہیں۔ اھ

اس جرم کی قباحت و شاعت اور اس فعل کا ارتکاب کرنے والے کے لیے دنیا و آخرت میں ٹھکانہ و ذلت کے بیان میں بہت ساری احادیث و آیات ہیں، تو اس سب کچھ کے بعد یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایسا قبیح قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے؟

اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ کیسا جھوٹا گناہ والا قول ہے کہ: وہ شخص کام کاج کی جگہ پر ایک عورت کو پسند کرنے لگا!!۔

تو کیا صحابہ کرام میں جو کہ خیر القرون کے دور میں رہتے تھے کیا ان کے دور میں کوئی ایسی جگہ تھی کہ وہاں مرد و عورت اکٹھے اور ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط ہو کر کام کاج کرتے ہوں؟!؟

لہذا سوال کرنے والے اور باقی سب مسلمانوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس طرح کی فحش اور بری غلطیوں سے بچ کر رہیں اور اس کی جانب متوجہ بھی نہ ہوں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس جھوٹ کو گھڑنے والا اس لائق ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل قول میں شامل ہو اور وہ اس پر یہ حدیث بالکل صحیح فٹ ہوتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جس نے بھی جانتے بوجھتے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے)  
صحیح بخاری حدیث نمبر (111) صحیح مسلم حدیث نمبر (3)۔

واللہ اعلم.